



سوال

گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کا معنی بیان کر دیں: وما كان اللہ ليضل قوما بعد اذ هداهم حتى يسئلن لحم ما يتقون ان اللہ بكل شئ عليم التوبة: 115 اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بیان کر دے جن سے وہ بچیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

۹۔

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالیٰ اپنے عادلانہ حکم اور کریم نفس سے فرماتے ہیں کہ وہ کسی قوم کو وہ ابلاغِ حجت اور رسالت کے بعد ہی کسی قوم کو گمراہ کرتے ہیں تاکہ ان پر حجت قائم ہو جائے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اور ہم نے شومذلوں کو ہدایت دی تو انہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو پسند کیا۔

اس آیت کی تفسیر میں ایک قول اور ہے، امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے کے بارہ میں کہتے ہیں کہ، اس میں خاص طور پر مومنوں کا مشرکین کے لیے بخشش طلب کرنے کا بیان ہے، اور ان کے لیے عمومی معصیت اور اطاعت کا بیان ہے کہ تم اسے کرو یا چھوڑ دو۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نصیب کرنے کے بعد فوت شدہ مشرکوں کے بارہ میں تمہاری دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے تمہاری گمراہی کا فیصلہ نہیں کرنے والا حتیٰ کہ اس کی نہی آجائے تو تم اسے چھوڑ دو، لیکن اس سے قبل کہ تمہارے لیے نہی کے ساتھ اس کی کراہت بیان کی جائے تو تم اس نہی پر عمل کرتے ہوئے اس سے رک جاؤ تو تم پر گمراہی حلال نہیں ہوگی۔

اس لیے کہ اطاعت اور معصیت یہ دونوں مامور اور منہی عنہ اشیاء میں ہوتی ہیں تو جس کا نہ تو حکم ہی دیا گیا اور نہ ہی اس سے روکا گیا ہو وہ نہ تو مطیع ہوگا اور نہ ہی عاصی کیونکہ اسے نہ تو حکم دیا گیا اور نہ ہی اس سے منع کیا گیا ہے۔ تفسیر ابن کثیر

واللہ تعالیٰ اعلم۔